سبق نمبر ا

حمد

ا۔مختصر جواب دیں۔

(الف) ہمیں ہر وقت کس کی حمد وثنا کرنی چاہیے اور کیوں؟

جواب: ہمیں ہر وقت خدا کی حمد وثنا کرنی چاہیے کیوں کہ وہ واحد امید ہے جو قائم ودائم ہے اور زندگی اور موت دے سکتا ہے۔اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

(ب) اس نظم میں اللہ تعالی کی کون کون سی صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: اس نظم میں اللہ تعالی کی صفات بیان ہوئی ہیں وہ فانی نہیں ہے۔وہ اکیلا ہے۔وہ خالق و مالک ہے۔وہ اکیلا معبود ہے۔وہ سارے جہان کا پالنے والا ہے وہ رزاق ہے۔وہ خشکی اور تر اور آسمان اور زمیں پر وہی اکیلا حاکم ہے۔

(ج) ''معبود انس وجاں'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''معبود انس وجان'' سے مراد وہ واحد ذات ہے جو انسانوں اور جنات کے لیے عبادت کے لائق ہے۔

(د) نظم کے آخری دو اشعار میں شاعر نے اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہپوئے کون سی ضرب المثل استعمال کی ہے؟

جواب: شاعر نے نظم کے آخری دو اشعار میں چھوٹا منہ بڑی بات کی ضرب المثل استعمال کی ہے۔

(ہ) حمد میں دی ہوئی اللہ تعالی کی نعمتوں کے علاوہ کوئی سی پانچ اور نعمتوں کے نام اور ان کی افادیت لکھیں۔

جواب: اللہ تعالی کی نعمتیں بے حد وحساب ہیں۔مثلا: زمین دی ہمارا مسکن اور ٹھکانا ہے۔ہوائیں چلائیں جس سے موسم بدلتے رہتے ہیں۔پھلوں اور سبزیوں کو اُگایا اور ہمارے لیے غذا فراہم کی۔درخت بنائے تا کہ دھوپ میں ہمارے لیے سائے بنائے۔

(و) ہم اللہ تعالیٰ کا حق کیسے ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: ہم اللہ تعالیٰ کا حق صرف اس کو ایک مان کر اور اس کے حکم پر عمل کر کے ادا کر سکتے ہیں یعنی اکللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کی طرف سے عطا ہوئے فرائض ادکر کے ہی اس کا حق ادا ہو سکتا ہے۔

۲۔نظم کے مطابق درست الفاظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جہاں ہے۔(خالق)

(ب) ہر چیز سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔(عیاں)

(ج) فانی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب۔(ماسوا)

(د) حاکم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا۔(ایں وآں)

(ہ) ہر جا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا۔(ظہور)

۳۔نظم کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

از ماہ تابہ:	(د)۔ماہی
سب کی سن لے:	(الف)۔بے کان

توصیف اس خدا کی، کیا لکھے:	(ج)۔مُشتِ خاکی
نظم کے مطابق ہر شے میں اللہ تعالی کا ہے:	(الف)نور
کافی ہے وہ:	(ج)۔اکیلا
بے آنکھ سب کو:	(ب)۔دیکھے
حاکم ہے:	(د)۔دو جہاں کا
کھائے پیے نہ:	(ج)۔سوئے
اس نظم کے شاعر ہیں:	(ب)۔راشد الخیری
حمد کے مطابق کسی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی لکھے:	(الف)تعریف

۴۔کالم الف اور کالم ب کو ملا کر اشعار مکمل کریں۔

کالم الف	کالم ب
بس کر کہ تیرے بس کا راشد نہیں یہ قصّہ	
فرشِ زمیں اسی کا عرشِ بریں اسی کا	
سب سے قریب تر ہے سب سے عجیب تر ہے	
شاہنشاہ جہاں ہے معبود انس وجاں ہے	
خورشید میں نہ آئے پر ذرہ میں سمائے	

۵۔ دیے ہوئے اشعار کی تشریح لکھیں:

وہ خالق جہاں ہے وہ رازقِ جہاں ہے

ہر جا ظہور اس کا ہر شے میں نور اس کا

جواب۔تشریح:

اللہ تعالی کی تعریف میں یہ بات شامل ہے کہ صرف اسی کی واحد ذات ہے جس کے پاس طاقت ہے بندوں کو بنانا یعنی تخلیق کرنا اور اسی کی ذات ہے جو سارے جہاں میں جس کو جتنا چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے اگر ہم کائنات میں نظر دوڑائیں تو ہر چیز اس کی تخلیق کا شاہکار ہے اور اسی کے ذریعے ہم اس کو پہچانتے ہیں یہ جو درخت اور پہاڑ، سمندر اور دریا کھیت اور کھلیان سورج، چاند ستارے سب اس کے فیض سے زندہ ہیں اور روشن نشانیاں ہیں اس کی۔

۶۔اللہ تعالی کی قدرتوں کے نشان ہر سو بکھرے ہوئے ہیں۔اللہ تعالی کی نعمتوں اور انسانی زندگی میں ان کی ضرورت واہمیت سے متعلق دو سو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔

جواب۔

انسان کو اپنی زندگی میں یاد دلایا جاتا ہے کہ اُس کے اردگرد میں موجود نعمتوں اور صلاحیتوں دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے ہوئے تحفے

ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت میں رکھا ہے۔ اس طرح، انسان کو صحت اور عافیت، عقل وعلم، قوت اور صلاحیتوں کا لطف حاصل ہوتا ہے، جو سب کچھ اللہ کے فضل وکرم سے ہے۔ ہماری روزمرہ کی زندگی میں، ہم اللہ کی قدرت اور عظمت کے ثبوت کو ہر چیز میں دیکھتے ہیں۔ آسمانوں کی بلندی، اور زمین کی وسعت کی پیدائش میں، بارش کی اُترنے میں جو زمین کو زندہ کرتی ہے، اور انسان کو مٹی سے پیدا کرنے میں، پھر اُسے زمین میں خلیفہ بنانے میں۔ اللہ کی ایک نعمت یہ بھی ہے کہ اُنہوں نے انسان کے لیے روزی کی راہیں اور روزگار کے ذرائع فراہم کیے ہیں، جیسے کہ کھانے پینے کی چیزیں، قیام ورہائش اور کپڑے۔ بے شک، ہمارے اردگرد قدرتی مناظر، جانوروں کی انواع واقسام اور ٹیکنالوجی کا استعمال ہیں، وہ اللہ کی عطائیں ہیں جن پر ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اللہ کی تعریف کرنی چاہیے۔

سبق نمبر ۲

نعت

ا۔ مختصر جواب دیں

(الف) ''عقبیٰ بہتر'' ہونے سے کیا مراد ہے۔

جواب: ''عقبیٰ بہتر'' ہونے سے مراد ہے آخرت کا انجام

(ب) ''مشرق بھی جگمگایا مغرب بھی جگمگایا'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے جب کلمہ توحید مکہ میں بلند کیا تو اس صدا کی گونج سے مشرق ومغرب جگمگا اُٹھے۔ کیونکہ اسلام سے قبل کفر اور ظلم کے اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔

(ج) توحید کی شعاعیں پھیلنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: توحید کی شعاعوں سے مراد پیغام الٰہی جس سے لوگ ناآشنا تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی دعوت کے نتیجے میں اسلام کا پیغام پوری دنیا میں رفتہ رفتہ پھیلنے لگا۔ پیغام کو شعاعوں سے شاعر نے تشبیہ دی ہے۔

(د) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے انسان کو آگ سے کیسے بچایا؟

جواب: انسان کفر، شر اور ظلم کرتے ہوئے زندگی گزار رہا تھا کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے آکر اسلام کا بھولا سبق یاد کرایا۔ لوگوں کو اس کے لیے آمادہ کیا اور صحابہ کو بہترین انسان بنا کر آگ سے بچالیا اور انھیں جنتی بنا دیا۔

(ہ) اس نظم میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے کن کن احسانات کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بے شمار احسانات ہیں یہاں پر نظم میں جن احسانات کا ذکر ہے ان میں: انسانوں کو انسانیت کا درس دیا دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کے لیے کامیاب ہونے کا راز بتایا۔ لوگوں کو ہدایات دیں اور محنت کرنے کا پیغام الٰہی دیا۔ خواب غفلت سے لوگوں کو جگایا۔ انسان کو آگ سے بچایا اور مخلوق کو خالق کے آگے جھکنا سکھایا۔

(و) ''جو سو رہے تھے غافل'' سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچا تھا۔ اسلام کا پیغام دیا۔ وہ لوگ جو مسلمان نہیں تھے پھر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

(ز) ہم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا اظہار کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب: ہم نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا اظہار ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اور ان کی ہدایات پر عمل کر کے کر سکتے ہیں۔

۲۔ نظم کے مطابق درست الفاظ کے ساتھ مصرعے مکمل کریں:

(الف) ہر موڑ پہ جلائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے (شمع ہدایت)

(ب) پھیلیں۔۔۔۔۔میں ہر سو توحید کی شعاعیں (جہاں)

(ج) عقبیٰ ہو جس سے بہتر وہ۔۔۔۔۔۔۔۔بھی بتایا (راز)

(د) انسانیت کا رستہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو بتایا (انسان)

(ہ) ہر آدمی پہ کھولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا راز اس نے (محنت)

۳۔ نظم کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بہتر ہونے کا راستہ بتایا۔	(الف) عقبیٰ
دنیا سنوارنے کے سمجھائے۔	(ب) طریقے
کس کی شعاعوں سے مشرق اور مغرب جگمگائے۔	(د) توحید
دنیا کسے بھولی ہوئی تھی۔	(ب) اپنے خدا کو
جہاں میں ہر سو شعاعیں پھیلی۔	(د) توحید کی
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جگایا۔	(الف) غافلوں کو
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے انسان کو انسانیت کا دکھایا۔	(الف) رستہ
اس نظم کے شاعر ہیں۔	(د) محشر رسول نگری

۴۔ نظم ''نعتِ رسولِ مقبول خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم'' کا مرکزی خیال لکھیں۔

مرکزی خیال: اس نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے شاعر محشر رسول نگری ہیں۔ شاعر نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپؐ کی وجہ سے اللہ تعالی نے کائنات کو وجود بخشا۔ آپ کی اوصافِ حمیدہ سے ساری دنیا کو فیض یاب کیا اور آپ کی تخلیق سب سے پہلے ہوئی اور آپ کو دنیا میں تمام انبیا میں سب سے آخر میں اللہ تعالی نے بھیجا۔ آپ نے اندھیروں میں ڈوبی دنیا کو روشنی دکھائی۔ آپؐ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ وہ دنیا جو اللہ تعالی سے غافل ہو گئی تھی، آپ کی وجہ سے ساری دنیا میں اللہ کی بندگی میں دوبارہ لوگوں کو جمع کر دیا۔

۵۔ دیے ہوئے اشعار کی تشریح لکھیں:

ہر موڑ پہ جلائی شمع اس نے جو راستہ تھا سیدھا، اک ایک کو بتایا

ہر آدمی پہ کھولا محنت کا راز اس نے جو سو رہے تھے غافل، آ کر انھیں جگایا

تشریح: بنیادی طور پر اللہ کے رسول خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام انسانوں کے رحمت بن کر آئے اور اللہ کی طرف سے ہدایت لائے۔ ہدایت دی

سیدھے راستے کی طرف۔ ہر ایک فرد کو یہ سمجھایا کہ خوابِ غفلت سے اُٹھو اور خود بھی جاگو اور سوئے ہوؤں کو بھی جگاؤ

۶۔ دیے ہوئے موضوع پر کم از کم دو سو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں:

''نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے''

جواب۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطاعت کا مقام بہت بلند ہے۔ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ وہ اللہ کے رسول اور فرمانبردار بندے تھے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی کو اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے میں گزار دی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل، ہر فعل، اور ہر قول اللہ کے احکامات کے مطابق تھا۔ پیغمبر کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنا اللہ کی راہ میں ہمارا رہنمائی کرنا ہے۔ ان کی اطاعت انسانیت کے لئے ایک مثال ہے، جو ہمیں سچائی، ایمان، نیکی اور اخلاقیات کی راہ دکھاتے ہیں۔ ان کی طاعت میں ہماری سلامتی، سکون، اور فلاح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کو ماننا، ان کی سنتوں پر عمل کرنا اور ان کے دینی احکامات کی پیروی کرنا، ہمیں دنیا و آخرت میں کامیابی اور برکت دیتا ہے۔ اس لئے ہمیں ہر صورت ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے کیونکہ انبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے بلکہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے تو بولتے ہی حکم الٰہی ہو جاتا ہے۔ اطاعت رسول ہماری ترجیح ہونی چاہئے اور مسلمانوں کو اپنے دلوں میں ان کی محبت و احترام کا خصوصی درجہ رکھنا چاہئے۔

سبق نمبر ۳

سراپا رحمت ہے ذات نبی کریم خاتم ﷺ کی

ا۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی رواداری کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: اہلِ مکہ نے اسلام دشمنی ترک کر دی اور دل و جان سے اسلام قبول کر لیا۔

(ب) فتحِ مکہ کے موقع پر خاتم النبیین ﷺ نے کن کن لوگوں کے لیے امان کا اعلان فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان لوگوں کے لیے امان کا اعلان فرمایا جو لوگ کعبۃ اللہ مین ٹھر گئے، ان لوگوں کو امان دی جنہوں نے اپنے دروازے بند رکھے اور خود اندر محفوظ کر لیا اور ابوسفیانؓ کے گھر کو بھی محفوظ پناہ گاہ قرار دے دیا۔

(ج) فتحِ مکہ کے موقع پر خاتم النبیین ﷺ نے اہلِ مکہ سے کیا پوچھا اور انھوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اہلِ مکہ سے پوچھا: اے قریش کے لوگو! آپ مجھ سے کس قسم کے برتاؤ کی توقع رکھتے ہیں؟۔ قریش کے لوگوں نے جواب میں کہا: آپ سے ہم بھلے کی توقع رکھتے ہیں آپ ہمارے شریف ہیں اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں۔

(د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن سعنہ کو ملامت کیوں کی اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے انھیں کیا سمجھایا؟

جواب: زید بن سعنہ نے قرض کی واپسی کا تقاضا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی چادر مبارک کو کھینچ کر سخت لہجے میں کیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: عمر! مجھے تم سے کچھ اور امید تھی۔ اس کو سمجھانا چاہیے تھا کہ نرمی سے تقاضا کرے اور مجھ سے کہنا چاہیے تھا کہ میں قرض ادا کروں۔

(ہ) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ذات ہمارے لیے باعثِ رحمت ہیں۔ کیسے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ذات ہمارے لیے باعثِ رحمت ہیں۔ وہ اس طرح بہت سارے مواقع پر اپنی امت کو عذاب سے بچایا۔ فتحِ مکہ کے موقع پر قریش سے بدلا لیا جاسکتا تھا، مگر آپ نے درگزر اور معافی کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح جب طائف سے لہولہان واپس آرہے تھے۔ تب بھی ان کو یہ کہتے ہوئے معاف کر دیا کہ ہوسکتا ہے ان میں سے بہت سے لوگ مسلمان ہوجائیں۔

(و) طالب علم کی حیثیت سے آپ کن کن معاملات میں رواداری کا مظاہرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: طالب علم ہونے کی حیثیت سے ہم اپنے رویے اور اخلاق سے اساتذۂ کرام اور والدین کی باتوں کا بُرا نہ منائیں بلکہ ہمیں چاہیے کہ سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ پر عمل کرتے ہوئے ان کی عزت اور احترام میں کوئی کمی نہ آنے دیں۔

۲۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں:

(الف) حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر سیدھے۔۔۔۔۔ پہنچے۔ (بیت اللہ شریف)

(ب) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے زید بن سعنہ کا قرض ادا کر کے۔۔۔۔۔ زائد کھجوریں دیں۔ (بیس صاع)

(ج) عدی بن حاتم کی۔۔۔۔۔ گرفتار ہو کر مدینہ آئیں۔ (بہن)

(د) ۶ ہجری میں۔۔۔۔۔ کے عیسائی راہبوں کا ایک وفد آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (سینا پہاڑی)

(ہ) آپ خاتم النبیین ﷺ اس شان سے مکہ مکرمہ میں داخل ہو رہے تھے کہ۔۔۔۔۔ جاں نثاروں کا لشکر آپ کے ساتھ تھا۔ (دس ہزار)

۳۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

فتحِ مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ جاں نثار تھے۔	(ب) دس ہزار
عدی بن حاتم مذہباً تھے۔	(الف) عیسائی
حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے پناہ کا تحریری ضابطہ دیا۔	(ب) سینا پہاڑی کے عیسائیوں کو
مکہ مکرمہ فتح ہوا۔	(ج) ۸ ہجری
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی جان کے دشمن تھے۔	(ب) عرب کے لوگ
اہلِ مکہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھیوں کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔	مدینہ منورہ کی طرف
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مکہ مکرمہ داخل ہو کر سیدھے پہنچے۔	(ج) بیت اللہ شریف
اسلامی فوجیں جب عدی بن حاتم کے علاقے میں گئیں تو وہ بھاگ کر چلے گئے۔	(ج) شام
سینا پہاڑی کے راہبوں کا ایک وفد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا	(ب) ۶ ہجری
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ کے یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان جو معاہدہ لکھوایا۔ اسے کہتے ہیں۔	(الف) میثاقِ مدینہ
زید بن سعنہ کے رویے پر انھیں ملامت کی۔	(الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۔ عبارت پڑھیں اور دیے ہوئے الفاظ کے درست متضاد خالی جگہ میں لکھ کر جملے مکمل کریں۔

نامکمل	منفی	پست	بدصورتی	کارآمد	زرخیز	ادنیٰ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اسلامی تہذیب و ثقافت اسی ضابطہ حیات کی عکاسی کرتی ہے۔ اسلامی تہذیب کی ایک خوب صورتی یہ بھی ہے

کہ اس کے دامن میں نسل نو کا تحفظ، اس کی بہتر تعلیم و تربیت کے مواقع اور مثبت دل چسپیوں اور تفریح کی سہولتیں موجود ہیں۔ جس تہذیب کے دامن میں نسل نو کو سکھانے کے لیے اعلیٰ اخلاق، بے کار اقدار اور بہتر اصول نہیں ہوتے، وہ ایک بلند اور بنجر تہذیب ہوتی ہے۔

۱۱۔ سبق ''سراپا رحمت ذات نبی کریم خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کی'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب۔ نبی رحمت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی ذات بہت ساری خوبیوں کا مجموعہ تھی۔ ان میں سب سے بڑھ کر جس خوبی کا ذکر آتا ہے وہ آپ کی رواداری اور اخلاق تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر ان لوگوں کو معاف کر دیا جنہوں نے آپ کے لیے مکہ کی زمین تنگ کر دی تھی۔ آپ نے سب کو معاف کر دیا۔ اسی طرح حضرت عدی رضی اللہ عنہ، نبی کریم خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ آپ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی رعایت دیتے تھے۔ نجران کے عیسائی آئے تو آپ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے نہ صرف انھیں مدینہ میں پناہ دی بلکہ ان کے لیے عبادت گاہ کا انتظام بھی فرمایا۔ زید ابن سعنہ رضی اللہ عنہ پہلے یہودی تھے ان کا نبی کریم خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے ساتھ لین دین کا معاملہ تھا۔ یعنی قرض لیا تھا۔ زید نبی کریم خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم سے وقت سے پہلے رقم کا مطالبہ کرنے آ گئے۔ آپؐ نے ان کے ساتھ بہترین معاملہ فرمایا اور ان کی رقم واپس کر دی اس پر حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔

۱۲۔ دیے ہوئے موضوع پر کم از کم دو سو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں:

کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

جواب: نبی کریم خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی ذات امت مسلمہ ہی نہیں بلکہ تمام انسانوں کے لیے ایک بہترین نمونہ تھے۔ نبی کریم خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے اپنی امت پر احسانات بھی بہت زیادہ ہیں۔ سی لیے اللہ تعالی نے اپنے محبوب سے محبت اور وفا کو زندگی میں کامیابی کے لیے ایک شرط بتائی کہ اگر تم زندگی میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو نبی کریم خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے طرز زندگی کو اپنانا ہوگا اور اسی کو وفا قرار دیا گیا ہے، اب اس طرح کی زندگی جب تم گزارنے لگو گے تو دنیا و مافیہا کی ہر ایک ایک چیز آپ کے ساتھ جُڑ جائے گی اور زندگی کو پُر لُطف بنا دے گی۔

سبق نمبر ۴

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے؟

نصابی موضوع: محنت کی عظمت

۱۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے:

(الف) عائشہ کیوں دل برداشتہ ہو گئی تھی؟

جواب: عائشہ چاہتی تھی کہ دوسری سہ ماہی میں امتحان میں اول پوزیشن لے، لیکن وہ بیمار (ٹائیفائڈ) ہو گئی اور اسکول نہیں جا سکی۔ اسکول میں زیادہ تر نصاب مکمل ہو چکا تھا بلکہ اساتذہ دُہرائی کروا رہے تھے۔ دوسری سہ ماہی کے امتحانات میں کوئی پوزیشن بھی نہیں آئی، جس کی وجہ سے وہ دل برداشتہ ہو گئی تھی۔

(ب) امی جان نے عائشہ کو دلاسہ دیتے ہوئے کیا نصیحت کی؟

جواب: امی جان نے عائشہ کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا کہ بیٹا! بعض اوقات کامیابی کا زینہ بن جاتی ہے۔ ناکامی سے مایوس ہونے کی بجائے انسان کو چاہیے کہ وہ اس سے سبق حاصل کرے۔ بالکل اسی طرح جیسے قفال شاشی نے حاصل کیا تھا۔

(ج) قفال شاشی کے دل میں علم حاصل کرنے کا جذبہ کیوں پیدا ہوا؟

جواب: قفال شاشی ایک ماہر لوہار تھا۔ بادشاہ کے دربار میں جایا کرتا تھا۔ وہاں پر ایک عالمِ دین کی آؤ بھگت دیکھ کر اسے عالمِ دین پر رشک آیا۔ اس نے لوہار کا کام چھوڑ کر دین کا علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

(د) پتھر پر بنے گڑھے نے قفال شاشی کو کیا تحریک دی؟

جواب: اس گڑھے نے قفال شاشی کو سوچنے پر مجبور کر دیا کہ اگر وہ بھی پانی کے قطرے کی طرح مسلسل محنت کرتے تو کامیاب نہ ہوتے؟۔ اس خیال نے ان کے اندر ایک نیا جذبہ پیدا کیا اور حصول علم میں مگن ہو گئے اور اب وہ علامہ قفال شاشی بن گئے۔

(ہ) اگر آپ عائشہ کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

جواب: اگر میں عائشہ کی جگہ ہوتا تو میں بھی مایوس نہ ہوتا اور کامیابی کے حصول تک چین سے نہ بیٹھتا۔ اور کلاس ہی نہیں بلکہ سارے اسکول میں محنت کر کے اول پوزیشن حاصل کرتا۔

(و) انسان محنت سے کیا کیا کر سکتا ہے؟

جواب: انسان محنت سے بہت کچھ کر سکتا ہے۔ بنجر زمین میں اناج اُگا سکتا ہے۔ پہاڑوں میں سے راستے نکال سکتا ہے۔ دریاؤں کے رخ بدل سکتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ انسان محنت کرے۔

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

سارہ اور عائشہ دونوں تھیں	(ج) سہیلیاں
عائشہ کئی دنوں تک اسکول نہ جا سکی کیونکہ اسے ہو گیا تھا	(ب) ٹائیفائڈ
عائشہ کو پریشان دیکھ کر امی جان ہوئیں	(ج) فکرمند
قفال شاشی تھے مشہور	(الف) ماہر لوہار
قفال شاشی کے نام کا لوہا مانا جاتا تھا۔	(ب) پورے مُلک میں
بادشاہ نے خود کھڑے ہو کر استقبال کیا	(ج) عالم دین کا
قفال شاشی کو ایک سال کے دوران عادت پڑ گئی تھی	(د) غور و فکر کی
قفال شاشی ایک دن آرام کر رہے تھے	(ب) پہاڑی علاقے میں
عائشہ نے سالانہ امتحان میں پوزیشن لی	(الف) پہلی
قفال شاشی کی نظر پڑی	(ج) ایک پتھر پر

۳۔سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں:

(الف) پہلی سہ ماہی کا نتیجہ آیا تو۔۔۔۔۔اول آئی۔ (سارہ)

(ب) صحت یاب ہو کر عائشہ۔۔۔۔۔پہنچی تو اسے خاصی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ (اسکول)

(ج) قفال شاشی پہلے زمانے میں ایک مشہور۔۔۔۔۔تھے۔ (لوہار)

(د) قفال شاشی نے دن رات محنت کی اور۔۔۔۔۔کا علم حاصل کرنے لگے۔ (دین)

(ہ) مسلسل قطرے گرنے سے۔۔۔۔۔میں گڑھا پڑ گیا تھا۔ (پتھر)

۴۔سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں :

(الف) سارہ اور عائشہ دونوں ہم جماعت تھیں۔ (✓)

(ب) پہلی سہ ماہی میں عائشہ نے اول پوزیشن حاصل کی۔ (✗)

(ج) قفال شاشی کو اپنے فن پر بہت ناز تھا۔ (✓)

(د) دو سال کی محنت کے بعد قفال شاشی نے اپنا جائزہ لیا تو انھیں اپنا علم بہت کم لگا۔(✗)

(ہ) انسان اپنی محنت سے پہاڑوں کو تراش کر راستے بنا سکتا ہے۔(✓)

۵۔چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں اور اسے محنت کی تلقین کریں۔

جواب۔

وحدت کالونی لاہور

20 جون 2023

عزیز بھائی!

السلام علیکم

امید ہے کہ تم صحت منداور خوش رہتے ہو۔ پڑھائی کیسی چل رہی ہے؟ آج میں تمہارے لئے ایک اہم پیغام لے کر آیا ہوں۔محنت اور کوشش سے ہی آپ کو وہ مقام حاصل ہوتا ہے جو تم چاہتے ہو۔ یاد رکھو، زندگی میں کامیابی کے لئے محنت اور لگن ہمیشہ ضروری ہوتی ہے۔تمہیں ہر کام میں اپنی محنت اور مزاج کو برقرار رکھنا ہوگا۔ چاہے وہ تعلیم ہو، کھیلنا ہو یا کوئی اور سرگرمی، محنت کرنے سے بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔تمہارے مقصد کو حقیقت بنانے کے لئے، تمہیں ان تھک محنت کرنے کی ضرورت ہے۔کسی بھی میدان میں کامیابی کے لئے، تمہیں محنت اور توجہ سے کام کرنا ہوگا۔ یاد رہے، ہر روز اپنے لکھے کام میں بہتری کے لئے کوشش کرنا، اور کبھی بھی ہمت نہ ہارنا۔محنت میں، ہمیشہ کامیابی کی ہوتی ہے۔محنت اور استقامت سے زندگی کے ہر موقع پر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ میں تمہاری محنت اور لگن پر فخر محسوس کروں گا، اور میں تمہارے ساتھ ہر قدم پر ہوں گا۔خوش رہو، محنت کرو، اور کامیابی کے راستے پر چلتے رہو۔

تمہارا بڑا بھائی

قیصر

۶۔''نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا'' کے موضوع پر دوسوالفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں:

جواب: محنت اور کوشش کامیابی کی بنیاد ہیں۔اس دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے،ان دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔جیسا کہ شاعر میر تقی میر نے فرمایا ہے،''نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا''۔محنت کرنے کی بغیر کوئی کامیابی نہیں ملتی۔ہر شخص جو اپنے مقصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے،اسے مشقت اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔محنت کی بغیر،کوئی بھی کام ممکن نہیں ہوتا۔مشقت کے بغیر،کسی بھی مقصد کو حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے،ہر شخص کو محنت کرنے اور مشقت کو قبول کرنا ہوتا ہے۔اہم بات یہ ہے کہ ہمیں مشقت کی قدر کرنی چاہئے۔مشقت کی غلط فہمی یہ ہوتی ہے کہ وہ زندگی کو دشوار بناتی ہے،جبکہ حقیقت میں وہ ہمیں مزید قوت اور استقامت دیتی ہے۔عربی مقولہ ہے کہ''من جد وجد''اس کا مطلب ہے جس نے محنت کی اس نے پالیا اس کا صلہ ۔مشقت کے ساتھ ساتھ،صبر اور استقامت بھی ضروری ہوتی ہے۔کسی بھی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے،ہمیں وقت اور توانائی کے ساتھ صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔مشہور شخصیات کی زندگیوں کے مطالعے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مشقت اور کوشش کے بغیر کامیابی حاصل کرنا ناممکن ہے۔ہر شخص کو اپنے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے محنت اور مشقت کو قبول کرنا ہوگا۔

سبق نمبر ۵

کیوں ضروری ہے؟

نصابی موضوع: حفظان صحت،صفائی اور متوازن غذا

ا۔دیے گئے سوالوں کے جوابات لکھیں۔

(الف) امی جان نے تیمور کی سرزنش کیوں کی؟

جواب: امی جان نے تیمور کی سرزنش اس لیے کی کہ اس نے میز پر بیگ رکھا اور بغیر ہاتھ دھوئے کھانے کی میز پر آ گیا۔

(ب) صاف ستھرا لباس پہننا کیوں ضروری ہے؟

جواب: صاف ستھرا لباس پہننا اس لیے ضروری ہے تا کہ ہم جراثیموں سے بچ سکیں۔کیونکہ گرد وغبار اور دہواؤں میں جراثیم ہوتے ہیں جن سے ہمارے کپڑے آلودہ ہوتے ہیں اور مختلف بیماریوں کا باعث ہوجاتے ہیں۔

(ج) دانتوں کی صفائی کیوں ضروری ہے؟

جواب: دانتوں کی صفائی اس لیے ضروری ہے کہ تا کہ ہم سحت مند رہیں منہ میں کھانے کے ذرات رہ جاتے ہین ان کو ٹوتھ برش کے ذریعے نکال دینا چاہیے تا کہ منہ سے بدبو نہ آئے۔

(د) متوازن غذا سے کیا مراد ہے اور ہمیں اس کا استعمال کیوں کرنا چاہیے؟

جواب: متوازن غذا ایسی غذا ہے جس میں پروٹین اور وٹامنز شامل ہوں اور ہمارے جسم کو ان ضرورت ہوتی ہے۔ایسی تمام غذائیں جس میں یہ دونوں اجزا مکمل ہوں انہیں متوازن غذا کہتے ہیں ہمیں اس کا استعمال اس لیے کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے جسم کو ان کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ہ) ذاتی صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: ذاتی صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے اردگرد کی صفائی کا خیال رکھنا اس لیے ضروری ہے کہ جسم کی صفائی ہم سب پر لازم ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے۔ ذاتی صفائی اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ ہم اپنے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھیں۔ گلی محلے بازار، اسکول اور پارکس میں صفائی کا خیال رکھنا چاہیے اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں اور کھڑے پانی واقعتاً بیماریوں کی آماج گاہ بن جاتے ہیں۔ سارے محلے میں تعفن پھیل جاتا ہے جس سے بیماریوں کے پھوٹ پڑنے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

(و) صحت مند انسان معاشرے کے لیے کیسے کارآمد ہوسکتا ہے؟

جواب: صحت مند انسان معاشرے کے لیے اپنے اردگرد ماحول کو صاف ستھرا رکھے گا اور آپنی ذاتی صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے محلے گلی کوچوں میں صفائی کروا کر ساری فضا کو صحت مند بنا سکتا ہے۔

۲۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں:

(الف) تیمور بغیر ہاتھ دھوئے۔۔۔۔۔ پر آ بیٹھا۔ (دسترخوان)

(ب) ہمارے جسم کا اندرونی نظام ایک۔۔۔۔۔ کی طرح کام کر رہا ہے۔ (مشینری)

(ج) غیر صحت مند غذاؤں میں پیزا۔۔۔۔۔ اور ٹھنڈے مشروبات وغیرہ شامل ہیں۔ (برگر)

(د) ہفتے میں۔۔۔۔۔ مرتبہ ناخن ضرور تراشنے چاہییں۔ (ایک)

(ح) صاف ستھرا لباس پہننے سے ہم۔۔۔۔۔ اور گرد و غبار کی وجہ سے پیدا ہونے والے جراثیم سے محفوظ رہتے ہیں۔ (پسینے)

۳۔ سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

سارا گھر واپس آئی تھی۔	(الف) اسکول سے
عالمی یوم صحت ہر سال منایا جاتا ہے۔	(د) ۷۔ اپریل کو
دانت صاف کرنے چاہیے دن میں۔	(ب)۔ دو بار
ہمیں نہانا چاہیے۔	(ج) روزانہ
بازاری اشیا کھانا صحت کے لیے ہے۔	(الف) مضر
اردگرد کے ماحول کی صفائی کا خیال ارکھنا فرض ہے۔	(ج) ہم سب کا
جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔	(د) گندگی کی وجہ سے
سارہ چاہتی تھی کہ وہ اپنی امی جان کی مدد کرے۔	(ج) کھانا تیار کرنے میں
سارہ کے بھائی کا نام ہے۔	(الف) تیمور
سارہ نے اچھی طرح ہاتھ دھوئے اور امی جان کے بیٹھ کے بنانے لگی۔	(ج) سلاد

۴۔ سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) کوڑا کرکٹ اور گلیوں میں کھڑا پانی جراثیم کی آماج گاہ ہوتا ہے۔ (✓)

(ب) ہفتہ میں ایک مرتبہ دانتوں کو صاف کرنا چاہیے۔ (✗)

(ج) بازاری کھانے عموماً سستے اور غیر معیاری اشیا سے تیار کیے جاتے ہیں۔ (✓)

(د) سارہ اور تیمور پارک سے گھر واپس آئے تھے۔ (✗)

(ہ) ہمیں ہمیشہ متوازن غذا کا استعمال کرنا چاہیے۔ (✓)

۵۔اسکول کی کینٹین میں مہنگی اور مضرِ صحت کھانے پینے کی اشیا کی فروخت پر پابندی لگوانے کے لیے ہیڈ ماسٹر صاحب/ ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام درخواست لکھیں۔

جواب۔

محترم ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ پبلک ہائی اسکول لاہور

درخواست: اسکول کی کینٹین میں مہنگی اور مضرِ صحت کھانے، پینے کی اشیا کی فروخت کا نوٹس لینے کی درخواست ہے

جنابِ عالی!

ہمارے اسکول کی کینٹین میں فروخت ہونے والی کھانے پینے کی اشیاء کے معاملے پر آپ کی توجہ مبذول کراتے ہوئے، میں درخواست پیش کرنا چاہتا۔ہم نے (کلاس نہم۔بی) ایک روز اسکول کی کینٹین میں فروخت ہونے والے کھانے پینے کی اشیاء کی کوالٹی اور قیمتوں کو چیک کیا، ہم نے محض اطمینان کے لیے ایک جملہ کارروائی کی ضرورت محسوس کی۔ بہت سے طلباء اور ان کے والدین اس بارے میں اپنی پریشانیاں اظہار کر رہے تھے۔سموسہ اور رول پٹی ایک تو باہر والی قیمت پر دستیاب تھا اور اس کے کھانے سے معلوم ہوا کہ اس کا ذائقہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔اس لیے، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ فوراً مہنگی اور مضرِ صحت کھانے پینے کی اشیاء کی فروخت پر پابندی لگائیں۔اسکول کے بچوں کی صحت کی کی حفاظت کیلئے اور طلباء کی صحت اور مناسب قیمتوں کی واپسی کے لیے، یہ ایک ضروری قدم ہوگا۔میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری درخواست پر غور کریں گے اور فوراً اقدامات اٹھائیں گے۔شکریہ۔

العارض

سید حسن رضا

کلاس نہم۔بی

رول نمبر 15

۶۔''تندرستی ہزار نعمت ہے'' کے موضوع پر ایک سو پچہتر الفاظ پر مشتمل دو دوستوں کے درمیان ایک مکالمہ لکھیں۔

جواب۔

فیضان : السلام علیکم! تم کیسے ہو؟

عثمان : وعلیکم السلام! الحمدللہ، میں بہترین ہوں۔تم کیسے ہو؟

فیضان : میں بھی الحمدللہ بہت اچھا ہوں۔کیا آپ نے سنا ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہوتی ہے؟

عثمان : ہاں، بالکل! تندرستی کی اہمیت کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔

فیضان: بالکل! تندرستی کے ہونے سے ہی تو ہم سب کچھ کرتے ہیں۔بغیر صحت کے، زندگی بہت مشکل ہوتی ہے۔

عثمان : بالکل،اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہوتی۔تندرست رہ کر ہمت اور خوشی میں بھرپور زندگی گزارنا ممکن ہوتا ہے۔

فیضان : بالکل،اور ہمیں اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہئے اور صحتمند رہنے کے لئے مناسب غذا،ورزش،اور آرام کا خصوصی خیال رکھنا چاہئے۔

عثمان : بالکل،اور اس کے علاوہ،ہمیں مختلف بیماریوں سے بچنے کیلئے بھی احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئے۔

فیضان : بالکل، تو پھر تو کیا کر رہا ہے تندرستی بہتر کرنے کے لیے؟

عثمان : میں روزانہ ورزش کرتا ہوں اور صحتمند غذائیں کھاتا ہوں۔تم کیا کرتے ہو؟

فیضان : میں بھی ورزش کرتا ہوں اور صحتمند کھانے پینے کا خصوصی خیال رکھتا ہوں۔اور میں روزانہ نمازیں بھی پڑھتا ہوں تاکہ روحانی صحت بھی قائم رہے۔

عثمان : بہت اچھا! یہی طریقہ ہے تندرستی کو بہتر بنانے کا۔

فیضان: بالکل،صحت مند رہنے کے مشورے دینا، ہمیشہ اپنے قیمتی دوستوں کے لئے بہترین تحفہ ہوتی ہے۔

عثمان: بالکل،اور ہمیں اسے قدر و قیمت دینی چاہئے اور اپنی صحت کو برقرار رکھنا چاہیے۔

فیضان: بالکل،چلو،پھر ملتے ہیں۔

عثمان : آپ بھی ہمیشہ صحتمند رہیں۔

فیضان: آپ بھی،خدا حافظ۔

عثمان : خدا حافظ۔

سبق نمبر ۶

اتفاق

نصابی موضوع:نظم ''اخلاقیات''

ا۔دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) ہمیشہ مل جل کر رہنے کے نتیجے کیسے ہوتے ہیں؟

جواب: ہمیشہ مل جل کے رہنے کے نتیجے نیک ہوتے ہیں۔وہی لمحات لُطف دیتے ہیں۔

(ب) کامیابی کا رستہ کون دکھاتا ہے؟

جواب: کامیابی کا رستہ ایکہ یعنی اتفاق و اتحاد دکھاتا ہے۔

(ج) کمزور بوندیں کیسے طوفان اُٹھاتی ہیں؟

جواب: لمزور بوندیں جب سوکھ جاتی ہیں تو باہم مل کر طوفان اُٹھاتی ہیں۔

(د) ''وہیں ہوتی ہیں بربادی جہاں نا اتفاقی ہوتی ہے'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب تک مل کر جیتے ہیں۔تب تک قوت اور طاقت رہتی ہے اور جیسے ہی نا اتفاقی کا عنصر آجاتا ہے اسی وقت تباہی اور بربادی کا آغاز ہوجاتا ہے۔

(ہ) ہمیں کون سے ایسے کام کرنے چاہییں، جن کی بدولت ہمارا ملک ترقی وخوش حالی کی راہ پر گامزن ہو سکے؟

جواب: ملک کو ترقی وخوش حالی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے قوم کو متحد اور منظم کرنا ہے۔ ان کے اندر اس بات کا احساس ڈالنے کی ضرورت ہے کہ ہم اکیلے اکیلے کچھ نہیں کر سکتے بلکہ اجتماعی سوچ اور عمل اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۔ نظم کے مطابق درست الفاظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) ہمیشہ مل کے رہنے کے نتیجے۔۔۔۔۔ ہوتے ہیں۔ (نیک)

(ب) یہی ایکا تو رستہ ہے۔۔۔۔۔ کا دکھاتا ہے۔ (کامیابی)

(ج) مثل مشہور ہے دو مل کے بھاری ہوں۔۔۔۔۔ پر۔ (ہزاروں)

(د) جو مل جاتی ہیں آپس میں تو پھر۔۔۔۔۔ اُٹھاتی ہیں۔ (طوفان)

۳۔ نظم کے مطابق کالم (الف) اور کالم (ب) کو ملا کر اشعار مکمل کریں:

کالم الف	کالم ب
یہی ایکا تو رستہ کامیابی کا دکھاتا ہے	یہی ایکا تو ہر مشکل میں اپنے کام آتا ہے
سبق دیتی ہے ہر شے زندگی کے کارخانے میں	ملاپ آپس کا ہے سب سے بڑی طاقت زمانے میں
وہ بوندیں جو بکھر کر ایک دم میں سوکھ جاتی ہیں	جو مل جاتی ہیں آپس میں طوفاں اُٹھاتی ہیں
ہمیشہ مل کے رہنے کے نتیجے ایک ہوتے ہیں	وہی کچھ لُطف ہوتا ہے جہاں دل ایک ہوتے ہیں

۴۔ درست الفاظ کے گرد دائرہ لگائیں۔

مل جل کے رہنے کے نتائج ہوتے ہیں	(ج) نیک
جہاں دل ایک ہوں، وہاں کیا ہوتا ہے	(الف) لطف
نظم کے مطابق مشکل وقت میں کیا کام آتا ہے	(د) ایکا
کتنے مل کر ہزاروں پر بھاری ہوتے ہیں	(الف) دو
ایکا ہمیں راستہ دکھاتا ہے	(د) کامیابی کا
آپس میں مل کر طوفان اُٹھاتی ہیں	(ب) بوندیں
ملاپ آپس کا ہے سب سے بڑی طاقت	(الف) زمانے میں
اس نظم کے شاعر ہیں	(ج) نسیم امروہی

۵۔ نظم ''اتفاق'' کا مرکزی خیال لکھیں:

جواب۔

نظم ''اتفاق'' کے شاعر نسیم امروہی کہتے ہیں کہ اتفاق اور ایکہ بہت بڑی چیز ہے۔ باہم ایک ہو جانے سے ایسی ہی طاقت ملتی ہے جیسے بوندیں اکیلی ہوں تو جلد خشک ہو جاتی ہیں اور اگر یہ بوندیں مل جائیں تو ایک نئی زندگی عطا کرتی ہیں۔ اتفاق سے رہنے میں لُطف بہت آتا ہے اکیلے میں خطرات ہر وقت سر پر

منڈلاتے رہتے ہیں۔اتفاق میں برکت ہےاورنااتفاقی میں بربادی ہے۔

۶۔دیے ہوئے آغاز کی مدد سے''اتفاق میں برکت ہے'' کے موضوع پرایک سوپچھتر الفاظ پر مشتمل ایک کہانی لکھیں:

ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک جنگل میں دو بیل رہتے تھے۔دونوں ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ کھاتے پیتے اور گھومتے پھرتے رہتے تھے۔جنگل میں موجود ایک شیر ہر وقت ان کی تاک میں رہتا تھا۔شیر جب بھی حملہ کرتا دونوں بیل مل کر اس کا مقابلہ کرتے اور شیر کو بھاگنے پر مجبور کر دیتے ۔دونوں بیلوں کے بیچ میں کسی بات پر ان بن ہوگئی۔دونوں نے آپس میں بات چیت بند کر دی اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا چھوڑ دیا۔شیر یہ منظر کئی دنوں تک دو نوں بیلوں کے آپس کے رویے کا جائزہ لیتا رہا۔پھر ایک دن شیر نے فیصلہ کیا کہ اب ان کے درمیان اتفاق نہیں رہا۔اس لیے اب شکار کرنا آسان ہوگا۔اس نے ایک بیل پر حملہ کر دیا، دوسرے بیل نے بے اعتنائی سے اپنے دوست کی ہل؛اکت کا منظر دیکھتا رہا۔پھر اس دسے اگلے دن شیر کو پھر بھوک نے ستایا تو اس نے دوسرے بچ جانے والے بیل پر حملہ کر دیا۔جس سے دونوں بیل ختم ہو گئے۔اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اتفاق میں برکت ہے

۷۔دیے ہوئے موضوع پر کم از کم دوسوالفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں :

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

جواب۔

فرد کا ملت سے ہونا اس کی شناخت کو مضبوط کرتا ہے۔ہم ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ قائم کر کے اپنی شناخت کو بہتر بناتے ہیں۔ ہماری ملت اسلامی ملت ہے۔اس کی تعلیمی، ثقافتی، اور اقتصادی حاالات کی اپنی معاشرتی بنیادیں ہیں، جو ہمارے تشخص کو امت سے جوڑتی ہے۔ہر فرد ایک دریا کی موج کی طرح ہوتا ہے۔اس کی طاقت، صلاحیت، اور زندگی کی لہریں ہمیں اس کی قوت اور زندگی کی جذباتی پیداواروں سے واقف کراتی ہیں۔اسی طرح، ہمارے افراد بھی ایک دریا کی موج کی طرح ہمیشہ حرکتکرتے ہیں جو ہمیں زندگی کی معنی ومفہوم کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔لیکن اس کے باوجود، کبھی کبھار ہم اپنی خودی کے بحر میں ڈوبتے ہیں اور معاشرتی رابطوں کی اہمیت بھول جاتے ہیں۔ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے تعلقات ہمیں مضبوط بناتے ہیں اور ہمیشہ ہمیں ساتھ رہنا چاہئے۔اگر ہم اپنے ربطوں کو نظر انداز کر دیں، تو ہم خود کو ایک تنہا دریا کی موج کی طرح محسوس کریں گے، جو بیرونِ دریا کوئی وزن نہیں رکھتی۔ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے بہت اہم ہیں۔ہمارے رشتے ہمیں اپنے اصولوں اور قدروں کے حساب سے مضبوط رشتوں پر استوار اور قائم کرتے ہیں اور ہمیں وہ انسان بناتے ہیں جو دوسروں کی مدد کرتے ہیں اور ان کے ساتھ اچھے روابط قائم رکھتے ہیں۔

سبق نمبر ۷

اپنی حاظت کیسے کریں

نصابی موضوع: تحفظ اطفال

۱۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) ماموں جان نے دونوں بچوں کو کیا نصیحت کی؟

جواب: ماموں جان نے دونوں بچوں کو نصیحت کی کہ کبھی اکیلے کہیں نہ جائیں۔ اجنبی لوگوں پر اعتماد نہ کریں۔ رش والی جگہوں پر اپنے والدین کے ہمراہ جائیں اور کسی اجنبی شخص سے کوئی چیز لے کر نہ کھائیں۔

(ب) اسد اغوا کار عورت سے بچ کر گھر کیسے پہنچا؟

جواب: اغوا کار عورت اسد کو مختلف باتوں اور کچھ کھلانے لگی تھی کہ اچانک ایک موٹر سائیکل سوار گلی کے نکڑ پر نمودار ہوا اور وہ اسد کے ماموں جان تھے۔ اسد اپنے ماموں جان کے ساتھ موٹر سائیکل پر گھر پہنچا۔

(ج) اسد اپنے بھائی سے کیسے جدا ہوا؟

جواب: اسد اپنے بھائی بلال کے ساتھ بازار سے واپس آ رہے تھے، راستے میں ایک ریچھ والا تماشہ دکھا رہا تھا۔ اسد بنا بتائے سائیکل سے اتر گیا اور تماشہ دیکھنے لگا اور اس کا بھائی بلال آگے چلا گیا۔ یوں اسد اپنے بھائی سے جدا ہو گیا۔

(د) پارکوں اور بازاروں میں ہم اپنی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب: پہلی بات ہے کہ پارکوں اور بازاروں میں اکیلے نہ جائیں اگر جانا بھی ہو تو اپنے بڑوں کے ساتھ جانا چاہیے۔ ان کے ساتھ رہیں۔ دوسری بات یہ کہ جس بازار میں جا رہے ہیں تو وہاں کے بارے میں معلومات لے کر جائیں اور ایمرجنسی نمبرز۔ (پولیس، ایمبولینس) کے نمبر ساتھ رکھیں تا کہ کسی ہنگامی صورتحال سے سابقہ پیش آنے کی صورت میں مدد لی جا سکے۔

(ہ) اغوا کار اغوا شدہ بچوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں؟

جواب: اغوا کار بچوں کو بے اولاد لوگوں کو بیچ دیتے ہیں یا اپاہج بنا کر ان سے بھیک منگواتے ہیں۔

(و) اگر آپ اسد کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے اور کیوں؟

جواب: اگر میں اسد کی جگہ ہوتا تو اپنی حفاظت کا وہی طریقہ اپناتا جو اسد نے اپنایا۔ کہ پہلے شور مچاتا اور مزاحمت کرتا اور آنے جانے والے لوگوں سے مدد مانگتا۔ اسد کی خوش قسمتی تھی کہ اس کے ماموں جان آ گئے۔

۲۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اسد کو روتا ہوا دیکھ کر ایک اجنبی ۔۔۔۔۔ اس کے قریب آئی۔ (عورت)

(ب) ہجوم والی جگہوں پر ۔۔۔۔۔ افراد کے لیے کامیابی کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔ (جرائم پیشہ)

(ج) اسی اثنا میں گلی نکڑ سے ایک ۔۔۔۔۔ نمودار ہوئی۔ (موٹر سائیکل)

(د) اسد کی امی جان بیٹے کے گم ہوجانے کے خیال سے۔۔۔۔۔ہوئے جارہی تھی۔ (نڈھال)

(ہ) دونوں بچوں نے۔۔۔۔۔کی باتیں غور سے سنیں اوران پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔ (ماموں جان)

۳۔سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

بلال بازار سے خریدنے کے لیے جارہا تھا	(ب) کتابیں
راستے میں اسد تماشہ دیکھنے لگا	(الف) ریچھ کا
اجنبی عورت نے اسد کو کھانے کے لیے دیا	(د) لڈو
اسد کو بازار سے گھر واپس لے کر آئے	(ج) ماموں جان
گھر والے بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔	(الف) اسد کا
اسد کو جب احساس ہوا کہ وہ راستہ بھول گیا ہے تو وہ	(د) رونے لگا
اجنبی عورت نے اسد کو پیشکش کی	(ج) گھر لے جانے کی
اپنی حفاظت کے لیے سب سے اہم بات ہے کہ ہمیں اعتماد کرنا چاہیے اپنے	(ج) والدین پر
ہجوم والی جگہوں پر نہیں جانا چاہیے	(الف) اکیلے
ان کے گھر سے دو تین محلے چھوڑ کر آتا تھا۔	(د) بازار

۴۔سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) اسد اپنے ماموں جان کے ساتھ بازار گیا۔ (✗)

(ب) راستے میں بندر والا تماشہ دکھا رہا تھا۔ (✗)

(ج) اغوا کار پارکوں اور بازاروں سے بوڑھوں کو اغوا کر لیتے ہیں۔ (✗)

(د) اجنبی عورت نے اسد کو کھانے کے لیے لڈو دیا۔ (✓)

(ہ) کسی انجان شخص سے کوئی تحفہ یا چیز نہیں لینی چاہیے۔ (✓)

۵۔دیے ہوئے الفاظ پر لغت کی مدد سے اعراب لگا کر ان کا درست تلفظ ادا کریں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	درست تلفظ	جملوں میں استعمال
دیرینہ	دِیرِینَہ	کشمیر کا مسئلہ پاکستان اور بھارت کے مابین ایک دِیرِینَہ مسئلہ ہے۔
دل نشین	دِل نَشِین	اسکول کے پرنسپل صاحب نے تقوی کا مفہوم بڑے دِل نَشِین انداز میں سمجھایا
انتشار	اِنتِشار	فرقہ وارانہ ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے میں اِنتِشار پھیلتا ہے۔
وقعت	وقْعَت	فلسطین میں بڑی طاقتوں کی جنگ بندی کی قراردادوں کی کوئی وقْعَت نہیں ہے
عداوت	عَداوت	کچھ لوگ لوگوں کے درمیان عداوتیں پال کر رکھتے ہیں۔
تجسس	تَجَسُّس	اسلام نے مسلمانوں کو تجسس کرنے سے منع کیا ہے۔

۶۔سبق ''اپنی حفاظت کیسے کریں'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب۔اسد اور بلال دو بھائی تھے۔وہ دونوں بازار گئے واپسی پر اس راستے میں ریچھ کرتب دیکھنے بیٹھ گیا اور بلآ خر گھر لوٹ آیا۔تھوڑی دیر میں جب تماشہ ختم ہوا تو اسد نے دوڑ لگائی کہ جلد گھر پہنچ جائے مگر راستہ بھول گیا۔راستے میں اسے ایک عورت ملی جس نے بتایا کہ وہ اسد کی امی کی سہیلی ہے اور اسد کو لڈو دیے لیکن اسد کو امی کی نصیحت یاد آئی کہ کسی اجنبی سے کچھ نہ لیں کھانے کے لیے۔عورت اصرار کرنے لگی تو اچانک گلی کے نکڑ سے ایک موٹر سائیکل سوار داخل ہوا اسد نے پہچان لیا یہ تو اس کے ماموں ہیں ماموں نے اسد کو لیا اور گھر چھوڑ آئے پھر ماموں نے دونوں بھائیوں کو نصیحت کی کہ جب اکٹھے جاؤ تو واپسی بھی اکٹھے ہی آؤ۔ ماموں نے بتایا کہ جرائم پیشہ لوگ ہجوم والی جگہوں کا انتخاب کرتے ہیں اور بچوں کو اغوا کر لیتے ہیں اور ان سے بھیک منگواتے ہیں اس لیے اکیلے گھر سے باہر بال؛کل نہ نکلیں۔والدین کو بتا کر جائیں جہاں پر جانا ہو اس جگہ کے بارے میں معلومات لے کر اور ٹیل فون نمبرز لے کر جائیں اور والدین سے برابطے میں رہیں۔

۷۔اپنے دوست کے نام خط لکھیں اور اسے سبق میں بتائے گئے تحفظ کے مختلف طریقوں کے بارے میں بتائیں۔

جواب۔

وحدت کالونی۔لاہور

28،جون 2024

پیارے دوست امجد

السلام علیکم!

کیا حال ہے؟امید ہے سب ٹھیک ہوں گے۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔کل میں نے ایک کتاب پڑھی جس میں اپنی حفاظت کیسے کریں کے موضوع پر باتیں لکھی ہوئی تھی سوچا تمہیں وہ باتیں لکھ دوں اس میں لکھا تھا کہ کبھی بھی اکیلے سفر نہ کرنا۔شہر کے اندر اور باہر بھی جانا ہو تو سفر میں کسی کی ہمراہی بنا لینی چاہیے۔جہاں جانا مقصود ہو وہاں کے بارے میں خوب معلومات لے لینی چاہیے۔اور وہاں کی جگہوں کے فون نمبر بھی لے لینے چاہیے۔کسی اجنبی سے کوئی چیز نہ لے کر کھائیں۔کسی کی باتوں میں نہ آئیں اور ہمیشہ اپنے والدین کو اپنے بارے میں باخبر رکھیں۔مشکوک افراد سے فاصلہ رکھیں۔

سبق نمبر ۸

بکری نے دو گاؤں کھا لیے

نصابی موضوع: لوک کہانی

ا۔دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) بادشاہ بوڑھے چرواہے کو انعام کیوں دینا چاہتا تھا؟

جواب: بادشاہ بوڑھے چرواہے کو انعام اس لیے دینا چاہتا تھا کہ چرواہے نے اس کو تازہ میٹھا دودھ پیالے میں لا کر دیا جس سے بادشاہ کی پیاس بجھی اور اس